ریفرنس نمبر:NRL 0311 تاریخ:09-08-2025

بوٹوکس(Botox)انجکشن لگوانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل کاسمیٹک اور میڈیکل فیلڈ میں بوٹوکس(Botox)نامی انجکشن استعمال کیا جارہاہے، جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ یہ چہرے کے مخصوص پٹھوں کو عارضی طور مفلوج کر دیتاہے۔اور عموماًزیب وزینت، مثلا:چہرہ کی جھریاں ختم کرنے، چہرہ کو نرم وملائم، پتلا دِکھانے اور(Eye bags)یعنی آنکھوں کے نیچے کا ابھرن دور کرنے وغیرہ مقاصد کے لیے لگوایا جاتاہے۔تواس پر یہ رہنمائی فرمادیں کہ ایسے انجکشن لگوانا اور ڈاکٹر حضرات کا اسے لگانا، جائزہے یا نہیں؟

سائل:مولانا نثار مدنی(امریکہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃالحق والصواب

بوٹوکس انجکشن لگوانا، جائزہے بشرطیکہ اس میں کوئی غیر شرعی امر، مثلاً:غیر محرم کو دکھانے یا دھوکہ دہی کی نیت وغیرہ نہ ہو۔

تفصیل:

اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ بوٹوکس زیب وزینت کا ایک جدید طریقہ ہے جس میں دوائی کو انجیکٹ کرکے چہرے کی خوبصورتی کو بہتر کیا جاتا ہے اور اس سے کوئی محظورِ شرعی بھی لازم نہیں آتا، کیونکہ یہ مثلہ کے حکم میں نہیں ہے؛کہ مثلہ کا حکم ایسے زخم یاکَٹ پر صادر آتاہے جس سے بدن کوبگاڑنے کی نوعیت پیدا ہوتی ہو، جبکہ یہاں دوائی انجیکٹ کرنے سے بدن بگڑتا نہیں، بلکہ انجکشن لگنے کے بعد بھی بدن کی ساخت حسبِ سابق رہتی ہے یااس سے بدنمائی دور ہوکر مزید بہتری آتی ہے، کیونکہ چہرے کی جھریاں اور آنکھوں کے نیچے کی جگہوں کا سوجھ جانا(Eye bags) عیوب وبدنمائی ہیں اور اس عمل میں

ان ظاہری عیوب کا ازالہ ہے جو چہرے کے حسن میں اضافہ کرتا ہے اور چہرے کی خوبصورتی میں بگاڑ پیدا کرنے والی چیزوں کا ازالہ کرنا، جائز ہے جیسا کہ پلکوں، ابرو (Eyebrow) اور داڑھی کے علاوہ چہرہ کے باقی بالوں کو صاف کرنا، جائز ہے۔

خوبصورتی کے لیے ادویات کے استعمال کا جواز بیان کرتے ہوئے علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "العلة في تحريمه أما لكونه شعار الفاجرات أو تدليسا وتغيير خلق الله عز وجل، ولا يمنع من الأدوية التي تزيل الكلف وتحسن الوجه للزوج وكذا أخذ الشعر منه" ترجمہ: اس کے حرام ہونے کی وجہ اس کا فاسقہ وفاجرہ عورتوں کا شعار ہونا یا دھوکہ دہی اور تغییر خلق اللہ کا پایا جانا ہو سکتا ہے، اور ان ادویات سے منع نہیں کیا گیا جو چہرے کے داغ دھبے کو دور کریں اور شوہر کے لیے چہرے کو خوبصورت بنائیں اور اسی طرح چہرے کے بال لینا بھی جائز ہے۔

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري، جلد 20، صفحہ 193 دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مثلہ کے متعلق فتح القدیر، النہر الفائق، البنایہ اور العنایہ وغیرہ کتب احناف میں ہے: والنظم للاول "ومثلة إذا سودت وجهه وقطعت أنفه ونحوه" ترجمہ: اور مثلہ اس صورت کو کہتے ہیں جب کسی کا چہرہ سیاہ کر دیا جائے یا اس کی ناک وغیرہ کاٹ دی جائے۔

(فتح القدير للكمال بن الهمام، جلد 05، صفحہ 451، دار الفکر، بیروت)

ہر طرح کا زخم مثلہ نہیں ہوتا، بلکہ وہ جو بگاڑ پیدا کر دے جیسا کہ النہر الفائق اور فتح القدیر وغیرہ کتب احناف میں ہے: والنظم للآخر "إذ ليس كل جرح مثلة بل هو ما يكون تشويها كقطع الأنف والأذنين وسمل العيون، فلا يقال لكل من جرح مثل به" ترجمہ: کیونکہ ہر زخم کو مثلہ نہیں کہتے، بلکہ یہ وہ زخم ہوتا ہے جو بگاڑ پیدا کرتا ہے جیسا کہ ناک وکان کو کاٹ دینا، اور آنکھوں کو پھوڑ دینا۔ لہذا، ہر زخم کو مثلہ نہیں کہا جائے گا۔

(فتح القدير للكمال بن الهمام، جلد 03، صفحہ 09، دار الفکر، بیروت)

چہرہ کے بالوں کے متعلق بہار شریعت میں ہے: " چہرہ کے بال لینا بھی جائز ہے جس کو خط بنوانا

کہتے ہیں۔" (بہار شریعت، جلد 03، صفحہ 585، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اشکال:

شریعت مطہرہ میں خود کو ایذاء و تکلیف میں مبتلاء کرنا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے جبکہ یہاں تزین کے لئے انجکشن کی تکلیف میں مبتلا ہونا پایا جارہا ہے۔ تو کیا یہ تکلیف مانع جواز نہیں ہے؟

الجواب:

شرعی لحاظ سے بدن کو ایسی تکلیف و ضرر ممنوع ہے جو بغیر کسی مصلحت کے ہو جبکہ یہاں تزین کی منفعت و مصلحت موجود ہے۔ جیسا کہ فقہائے کرام نے زیب و زینت کے لیے چہرہ کے بالوں کو اکھیڑنا، جائز قرار دیا ہے اگرچہ اکھیڑنے کے عمل میں ایذا و تکلیف کا معاملہ ہوتا ہے مگر چونکہ چہرے کا حسن مطلوب و محبوب ہوتا ہے اور اس سے کوئی محظورِ شرعی بھی لازم نہیں آرہا تو اس بنیاد پر یہ معمولی تکلیف روا رکھی گئی ہے تو ایسے چہرہ کے عیوب کے ازالہ کی مصلحتِ معتبرہ کی موجودگی میں انجکشن کے عمل سے پہنچنے والی معمولی تکلیف بھی جائز ہے کہ اس عمل سے بھی چہرے کی بدنمائی دور ہو جاتی ہے۔ لہذا ایسے ہی یہاں انجکشن کے اس عمل میں بھی حرج نہیں۔

بدن کو تکلیف پہنچانے کے متعلق اصول بیان کرتے ہوئے البحر الرائق، المحیط الرضوی اور تبیین الحقائق وغیرہ کتب میں ہے: واللفظ للآخر "والأصل أن إيصال الألم إلى الحيوان لا يجوز شرعا إلا لمصالح تعود عليه" ترجمہ: اصول یہ ہے کہ کسی بھی حیوان (خواہ انسان ہو یا جانور) کو تکلیف پہنچانا شرعی لحاظ سے جائز نہیں ہے سوائے ان مصالح کے جو اسی کی جانب لوٹتے ہوں۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، جلد 06، صفحہ 227، المطبعۃ الکبری الامیریہ، مصر)

چہرہ کے بالوں کو اکھیڑنے کے متعلق علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ رد المحتار میں لکھتے ہیں:

"النمص: ومنه المنماص المنقاش اهـ ونتف الشعر ومنه، ولعله محمول على ما إذا فعلته لتتزين للأجانب، وإلا فلو كان في وجهها شعر ينفر زوجها عنها بسببه، ففي تحريم إزالته

بعد، لأن الزينة للنساء مطلوبة للتحسين، إلا أن يحمل على ما لا ضرورة إليه لما في نتفه بالمنماص من الإيذاء"ترجمہ:" النمص "بال اکھیڑنے کا آلہ، یعنی بالوں کو اکھیڑنا، اور یہ شاید اس بات پر محمول ہے کہ جب وہ غیر مردوں کے لیے تزین کی نیت سے ایسا کرے، وگرنہ اگر اس کے چہرہ پر بال ہوں جس سے اس کے شوہر کو نفرت ہوتی ہے تو اس کا ازالہ حرام ہونا بعید بات ہے؛ کیونکہ عورتوں کا خوبصورتی کے لیے زینت کرنا محبوب ہے، ہاں اس ممانعت کو اس صورت پر محمول کیا جاسکتا ہے جب ایسا بلاضرورت کیا جائے کیونکہ منماص سے اکھیڑنے میں ایذا پہنچانا ہے۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد 06، صفحہ 373، دارالفکر، بیروت)

توضیح: مذکورہ بالا جزئیہ میں علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بالوں کو کسی آلہ سے اکھیڑنے کے سبب پہنچنے والی ایذا کو اسی صورت میں مانعِ جواز قرار دیا ہے جبکہ وہ اکھیڑنا بغیر کسی ضرورت و مصلحت کے ہو، لیکن اگر یہ ایذا، زینت وغیرہ کسی ضرورت و مصلحت کے سبب ہو، تو اسے جائز قرار دیا ہے تو بالکل اسی طرح ہمارے مسئلہ میں بھی انجکشن کے سبب پہنچنے والی معمولی تکلیف بغیر کسی مصلحت کے نہیں، بلکہ بال اکھیڑنے سے پہنچنے والی تکلیف کے مثل یہ بھی زینت کے سبب ہے، لہذا، یہ ایذا و تکلیف جواز سے مانع نہیں۔

نوٹ:

تاہم یہ بات یاد رہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے پیدا ہونے والی چہرے کی جھریاں (Wrinkles) اور آنکھوں کے نیچے کی جگہوں کا ابھرن (Eye Bags) بیماری نہیں، بلکہ بڑھتی عمر کا تقاضا ہے، لہذا ان مقاصد کے لئے بوٹوکس انجکشن لگوانا کسی بیماری کا علاج کرنا نہیں بلکہ محض زینت و خوبصورتی کے لئے ہوتا ہے، جیسا کہ میڈیکل کے اداروں نے بیان کیا ہے کہ ان کا علاج کروانے کی کوئی حاجت نہیں سوائے اس کے کہ خوبصورتی کے لیے ایسا کیا جائے۔ چنانچہ

Cleveland Clinic–ایک معتبر امریکی ریسرچ سینٹر اور اسپتال کی ویب سائٹ–کے مطابق:

"Wrinkles are a normal part of aging... You don't need to treat wrinkles unless you want to change how they appear.(ملتقطا)"

"یعنی جھریاں بڑھتی ہوئی عمر کا عمومی تقاضا ہے۔آپ کو جھریوں کا علاج کرنے کی ضرورت نہیں جب تک کہ آپ اس کا ظاہری حلیہ نہ بدلنا چاہیں۔"

https://my.clevelandclinic.org/health/diseases/10984-wrinkles

Mayo Clinic–ایک ممتاز و معتبر امریکی طبی ادارہ اور اسپتال کی ویب سائٹ–کے مطابق:

"Bags under eyes are usually a cosmetic concern... Bags under eyes are usually harmless and don't require medical care.(ملتقطا)"

"یعنی آنکھوں کے نیچے کے ابھرن عموما ظاہری خوبصورتی سے متعلق باعث تشویش ہوتے ہیں، تاہم عموماً یہ بے ضرر ہوتے ہیں جن کے علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

https://www.mayoclinic.org/diseases-conditions/bags-under-eyes/symptoms-causes/syc-20369927

لہذا جب یہ بیماری کا علاج نہیں بلکہ فقط زینت کے حصول کا ذریعہ ہے تو یہاں شریعت نے جو پردے کے احکام بیان کئے ہیں ان پر عمل ضروری ہوگا اور علاج کی وجہ سے جو رخصت ملتی ہے وہ نہیں ملے گی اور محض زینت کے لیے مرد ڈاکٹر کا عورت کو دیکھنا یا چھونا یا فی میل ڈاکٹر کا مرد کو چھونا شرعی ضرورت میں شامل نہیں ہوگا، لہذا اس بنیاد پر عورت کو مرد ڈاکٹر سے یا مرد کو عورت ڈاکٹر سے بوٹوکس انجکشن لگوانے کی اجازت نہیں، البتہ اگر کوئی بوڑھی وضعیف العمر عورت ہو جس کے چہرہ کھولنے میں فتنے کا احتمال نہ ہو تو ایسی عورت کا مرد ڈاکٹر سے یہ انجکشن لگوانا جائز ہوگا۔

جوان عورت کا بغیر ضرورتِ شرعی کے مردوں کے سامنے چہرہ کھولنا منع ہے، اس حوالے سے درمختار میں ہے:"(وتمنع) المرأة الشابة (من كشف الوجه بين رجال۔۔۔لخوف الفتنة"یعنی جوان عورت کو مردوں کے درمیان چہرہ کھولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، اس لیے کہ اس سے فتنے کا

اندیشہ ہوتا ہے۔ (الدرالمختار وردالمحتار، جلد1، صفحہ406، دارالفکر، بیروت)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "اس طرح رفتہ رفتہ حاملان شریعت وحکمائے امت نے حکمِ حجاب دیا اور چہرہ چھپانا کہ صدر اول میں واجب نہ تھا واجب کر دیا۔ نہایہ میں ہے: سدل الشیئ علی وجھھا واجب علیھا۔ شرح لباب میں ہے: دلت المسئلۃ علی ان المرأۃ منھیۃ عن اظھار وجھھا للاجانب بلا ضرورۃ۔"

(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ551-552، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ایک مقام پر لکھتے ہیں: "پردہ کے باب میں پیر و غیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے جوان عورت کو چہرہ کھول کر بھی سامنے آنا منع ہے۔ فی الدرالمختار تمنع المرأۃ الشابۃ من کشف الوجہ بین رجال لخوف الفتنۃ اسی میں ہے: اما فی زماننا فمنع من الشابۃ قھستانی۔

اور بڑھیا کے لئے جس سے احتمال فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں۔ فیہ ایضا اما العجوز التی لا تشتھی فلا بأس بمصافحتھا ومس یدھا ان امن۔ ملتقطا"

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ205-206، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

غیر محرم کو دیکھنے اور چھونے کی حرمت کے متعلق تحفۃ الفقہاء میں ہے: "الأجنبيات وذوات الرحم بلا محرم فإنه يحرم النظر إليها أصلا ---وأما المس فيحرم سواء عن شهوة او عن غير شهوة، ملتقطا" ترجمہ: اجنبی اور قریبی غیر محرم عورتوں کو دیکھنا اصلا حرام ہے، اور چھونا چاہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت مطلقا حرام ہے۔

(تحفۃ الفقہاء، جلد03، صفحہ333، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

بیماری کے لیے جواز اور ظاہری منفعت کے لیے عدم جواز کے متعلق رد المحتار میں ہے: "وكذا يجوز أن ينظر إلى موضع الاحتقان لأنه مداواة ويجوز الاحتقان للمرض، ---فلو احتقن لا لضرورة بل لمنفعة ظاهرة بأن يتقوى على الجماع لا يحل عندنا كما في الذخيرة، ملتقطا

"ترجمہ: ایسے ہی طبیب کے لیے حقنہ لینے والے کے مقام کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔ کیونکہ یہ علاج ہے، اور بیماری کے علاج کے لیے حقنہ کرنا جائز ہے۔ لیکن اگر حقنہ کسی ضرورت (بیماری) کے سبب نہ ہو بلکہ ظاہری منفعت کے لیے ہو بایں طور پر کہ جماع پر قوت حاصل کرنے کے لیے ہو تو یہ ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے (لہذا، اس بنیاد پر نظر کرنا بھی جائز نہیں ہے) جیسا کہ ذخیرہ میں ہے۔

(ردالمحتار، جلد 06، صفحہ 371، دارالفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

14 صفر المظفر 1447ھ/09 اگست 2025ء

فوڈز، ڈرنکس، کاسمیٹکس اور دیگر مصنوعات کی شرعی حیثیت جاننے کے لیے آپ حلال ریسرچ اینڈ ایڈوائزری کونسل کا وزٹ کر سکتے ہیں یا ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں

halal@daruliftaahlesunnat.net

ایڈریس: 171، E1 بلاک، جامع مسجد فیضان نوری رضوی جوہر ٹاؤن، لاہور پاکستان